مورخہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۲۸ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۴ پھاگن
(جلد ۹) (نمبر ۲۰)
سارے جہاں سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشاں ہمارا

خواجہ صاحب کا لیکچر سیالکوٹ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عالی جناب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح دام برکاتکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ مدرسۃ القرآن کے سالانہ جلسہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عجیب نمونہ دکھلایا ۔ سیالکوٹ میں تیامی سے مسلمانوں کی ایک جماعت نے عرصہ سے ایک درس گاہ یہاں قائم کی ہوئی ہے اس میں شہر کے نامور صاحب ثروت بھی اچھی دلچسپی رکھتے ہیں ۔ ایک محدود دائرہ میں تیامی کی پرورش ہوتی ہے اور اکثر مسلمانان اندرونی اور بیرونی اس کار خیر میں امداد کرتے ہیں ۔ اپنی اغراض کو مستحکم کرنے کیلئے مدرسہ کے بانی سالانہ جلسہ بھی کیا کرتے ہیں ۔ آغا محمد باقر خان صاحب کا ہاتھ بھی اس میں شامل ہے اور رونق جلسہ ان کے اور نیز بعض صاحب عزم لوگوں کی وجہ سے اچھی ہو جاتی ہے ۔ اس دفعہ ارکان جلسہ کو پروگرام تجویز کرنے کے وقت خواجہ کمال الدین صاحب کو مدعو کرنے کا خیال پیدا ہوا ۔ اور بڑے شوق سے ان کا نام بھی درج پروگرام کر کے اشتہارمیں چھپوا دیا ۔ کہ ۲۶ فروری کو شام کے بعد خواجہ صاحب کا لیکچر فضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگا ۔ اس اشتہار کے مشتہر ہوتے ہی شہر میں عام چرچا شروع ہوا اور ہوتے ہوتے مخالف رائیں پیدا ہونے لگیں ۔ غیر مقلدین کو بھی یہ انتخاب ارکان مدرسۃ القرآن کا ناگوار گذرا اور ان سے زیادہ اس انتخاب پر ایک پیری کے گدی نشین صاحب اور ان کے رفقا کو سخت آگ لگی اور انہوں نے آپ بھی اور آپکے خلیفہ اور دیگر حلقہ نشینوں کے ذریعہ سخت مخالفت کا بیڑا اٹھایا ۔ مہتممان جلسہ کے نام نہایت ہی درشت پیغام جانے شروع ہوئے اور اپنی پیری کی شان کی نمایش ان کو دکھلانی شروع کی ۔ مگر مستقل مزاج مہتممان جلسہ کچھ ایسے وقت فیصلہ کر چکے تھے اور آغا محمد باقر خان صاحب کی وجہ سے اور بھی تقویت ان کو ہوئی ۔ کہ پیر صاحب کی پیری پیش نہ چلی ۔ جوں جوں جلسہ کے انعقاد کی تاریخ قریب آتی گئی پیر صاحب اور ان کے رفقا کی بے قراری بڑھتی گئی اور حالت متغیر ہوتے ہوتے نوبت تا بہ ہاتھا پائی آگئی ۔ مہتممان جلسہ کی طرف سے بھی خشک جواب ملے اور ساتھ ہی شمول جلسہ کی عزت بھی چھن گئی ۔ مہتممان جلسہ نے عام طور پر فیصلہ کر دیا کہ پیر جی کے جلسہ میں آنے یا نہ آنے اور ان کی طرف سے فراہمی چندہ کی تحریک ہونے یا نہ ہونے کی ہم کوئی پرواہ نہیں کرتے ۔ یہ حالت دیکھ کر پیر جی بہت جھنجھلائے اور ان کی رگ مخالفت سخت بھڑک اٹھی ۔ پھر تو کیا تھا تمام شہر میں ہلڑ مچا دیا ۔ اور فتوے بازی شروع ہوئی ۔ عام اجتماع کر کے تقریریں کرنی شروع کر دیں ۔ اور سب و شتم کی گولہ باری شروع کی ۔ جن جن لکچراروں پر قابو چلا ان کو جلسہ میں جانے سے روکا غرضیکہ خوب ہی مخلوق کو بھڑکانے کی کوشش کی ۔ مگر خدا کی قدرت نتیجہ برعکس پیدا ہوتا گیا ۔ پیر جی کی اس کارروائی کو خاص تو خاص عام نے بھی بہت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور ملامت کے ووٹ پاس ہونے شروع ہو گئے ۔ مگر پیر جی اور ان کے رفقا برابر سرگرم رہے ۔ اور خصوصاً یہ کوشش کی کہ خواجہ صاحب کے لکچر میں کوئی نہ جاوے ۔ مگر اس بے اثر آواز کو اب کون سنتا تھا ۔ پیر جی کی قسمت میں شہر سیالکوٹ میں اپنی شامت اعمال کا بھگتنا لکھا تھا ۔ اللہ اللہ شہر سیالکوٹ کی ہمدردی میں انہوں نے بہت زور لگایا ۔ بہت ہی چیخے چلائے اور رسوائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور کی جناب میں سب و شتم اور مغلظات کی تاریکی دکھلائیں ۔ کچھ بھی نہ کر سکے ۔ لوگوں نے ان کی زبان سے ایسے بے حیا اور خلاف انسانیت باتیں سن کر سخت بیزاری پر افسوس کیا ۔ ادھر خواجہ صاحب کی لکچر کی تاریخ بجائے ۲۶ کے ۲۷ کی شام مقرر ہوگئی ۔ کیونکہ بعض عمائد کو ایک نیم سرکاری تقریب کی وجہ سے ۲۶ کی شام کو جلسہ تقسیم انعام مدرسہ سرکاری میں ضرور ہی شامل ہونا تھا ۔ اس تاریخ بدلنے سے اور وقفہ پڑا اور لوگ اور بھی بیزاری اور دل آزاری کا منظر جو پیر جی نے قائم کر رکھا تھا ۔ دیکھنے پر مجبور ہوئے ۔ غرضیکہ پیر جی نے خواجہ صاحب اور ان کے لکچر کے سننے کا لوگوں کو مشتاق بنا دیا ۔ ۲۷ کی دوپہر کو خواجہ صاحب بھی سیالکوٹ ہو گئے اور بعد ادائے نماز مغرب اپنے وقت پر جلسہ احباب شہر اور کسی قدر بیرونجات کے جوق در جوق آگئے میں جا پہنچے ۔ اہل ہنود کے معززین کو بھی شوق ... گئے ۔ غرض کہ وکلا بھی اور دیگر عمائد بھی بڑے شوق سے آئے ۔ اور کثرت مردمان کا یہ حال تھا کہ مہتممان جلسہ کو وہ سرکیاں جن میں صحن جلسہ محاط تھا ۔ جگہ کو فراخ کرنے کے واسطے بعض موقعوں پر اٹھانی پڑیں ۔ سڑک پر بھی لوگ کھڑے تھے ۔ خواجہ صاحب نے جب لکچر شروع کیا ۔ تو نصرت الٰہی نے وہ کام کیا کہ جس کی امید نہ تھی ۷ بجے سے لکچر شروع ہو کر ۱۰ بجے تک رہا ۔ مگر اللہ اللہ محویت اور ذوق کا یہ عالم تھا ۔ کہ سب ٹکٹکی باندھے خواجہ صاحب کی طرف دیکھ رہے اور لکچرار کی جرأت کا وہ عالم تھا کہ بیان کا ایک دریا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب چھپکر شائع ہوا ۔

(اکبر محمد حسین اکبر)

صرف مکمل تمہید کے بعد جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک خلق استقامت ہی بیان ہو سکا۔ اگرچہ لوگون کی منشا نہ تھی کہ خواجہ صاحب لیکچر کو بند کرین۔ مگر خواجہ صاحب بھی کیا کرتے کیونکہ اگر بولتے بھی رہتے تو لکچر اتنا طویل اور بسوط تھا کہ ساری رات مین بھی ختم نہ ہوتا۔ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل اور اخلاق کس کس پیرایہ اور رنگ مین قلم بند ہوئے ہین کہ سامعین کو آپ کے کامل انسان ہونے کا قائل کرا کے چھوڑنے والے ہین۔ پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ مین اپنے مرشد و مولا حضرۃ خلیفۃ المسیح کی اجازت حاصل کرنے کے بعد اگر حضور نے منظور فرمایا تو انشاء اللہ اگلی اتوار کو بقیہ حصہ پورا کرنے کو تیار ہون۔ اس پر جلسہ برخاست ہوا اور بابو عطار محمد اور میر احمدی کے گھر کھانا کھانے کے بعد خواجہ صاحب ریل پر سوار ہو گئے۔ چونکہ حضور کی خدمت اس کی اطلاع ضروری تھی۔ اس واسطے ذرا تفصیل کے ساتھ عرض کیا گیا۔ اخیر پر ما احباب انجمن احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے اور عہ روپیہ خود خواجہ صاحب نے شامل کرکے ماعہ روپے یتامی مدرسہ کو دے۔

ایک حاضر الوقت از سیالکوٹ۔

یاد کرکر ۔۔ آر اف | بسلسلہ ہدایات برائے ۔۔ جلسہ غلطی سے ہے کہ بون تو کنسیشن ٹکٹ بٹالہ سے سو میل سے کم سٹیشنون سے نہین خریدا جا سکتا۔ البتہ اگر کسی سٹیشن سے جو صرف تقریباً ۸۰ یا ۹۰ میل بٹالہ سے ہو ۱۰۰ میل کا کرایہ دیا جاوے تو بھی کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہین اور اس طرح بھی اصلی خرچ یعنے معمولی کرایہ آمد و رفت سے کم قیمت بیٹھتی ہے۔ گویا مسافر نفع مین رہتا ہے احباب سے وزیر آباد کی طرف سے سٹیشن سادھو کی اور سانگلہ لائن پر ۔۔۔ شیخوپورہ ملتان لائن پر حیا بگا۔ اور دہلی لائن پر چھیہر ۔۔ سٹیشن ہین۔ جن پر سے ۱۰۰ میل کا کرایہ دیکر کنسیشن ٹکٹ حاصل کرکے مسافران نفع مین رہ سکتے ہین یعنی قریب ایک روپیہ بارہ آنہ ۶ پائی مین آمد و رفت کے ٹکٹ مل سکتے ہین۔ نیز عام احمدی پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر سٹیشن پر سے کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہین۔ بعض اوقات ملازمین سٹیشن بون بھی بہانہ کر چھوڑتے ہین۔ ٹکٹ بابو کی خدمت مین اس درخواست پر مناسب زور دینا چاہیئے۔ ورنہ ہیڈ سٹیشن ماسٹر کے معاملہ پیش کرنا چاہیئے اور انکار تحریری حاصل کرنا چاہیئے۔ واضح ہو کہ ہر سٹیشن سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ۔۔ بٹالہ کا ٹکٹ مل سکتا ہے۔ ہمارے تعلیمیافتہ اصحاب ناخواندہ برادران کو سمجھا دین اور افسران ریلوے کی مہربانی در بارہ کنسیشن سے پورا فائدہ اٹھا کر گورنمنٹ کا احسان محسوس کیا جاوے۔

راقم - فقیر علی سٹیشن ماسٹر رجعتی

طاعون سے حفاظت کے لئے دعا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بہت تاکید فرمایا۔ کہ طاعون سے بچنے کے واسطے صبح شام کم از کم تین تین بار مفصلہ ذیل دعا پڑھنی چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ

ساتھ نام اللہ کے جس کے نام کے ساتھ نہین ضرر دیتی کوئی شے

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

زمین مین اور آسمانون مین۔ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

مین پناہ مانگتا ہون اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ اُن تمام چیزون کے شر سے جو پیدا کین

سالانہ جلسہ

مکرمی مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ایک دو امور علاوہ ان کے جو سالانہ جلسہ کے متعلق ہدایات کے عنوان کے نیچے شائع ہو چکے ہین ۔۔ تک پہونچانے اور ضروری ہین امید ہے کہ آپ اس مختصر نوٹ کو درج کرکے ممنون فرماوین گے۔

(۱) ایک کنسیشن سرٹیفکیٹ ایک سے زیادہ آدمیون کے لئے بھی کافی ہو سکتا ہے بشرطیکہ ان سب کے نام اس مین درج ہون اور وہ اکھٹے آنا اور اکھٹے ہی واپس جانا چاہتے ہون (۲) ان سرٹیفکٹون پر ٹکٹ ۱۰ مارچ کی صبح سے لیکر ۲۷ مارچ ۱۲ بجے تک رات کے مل سکین گے۔ یعنے ۱۰ مارچ سے پہلے اور ۲۷ مارچ کے بعد انپر کوئی ٹکٹ نہ مل سکیگا اور جو احباب ایسے ٹکٹ لین گے ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ۱۳ اپریل کی شام کے پہلے پہلے اس سٹیشن پر واپس پہونچ جاوین۔ جہان سے سفر کیا تھا جو احباب زیادہ عرصہ ٹھہرنا چاہین۔ انہین کنسیشن ٹکٹ نہین لینا چاہیئے۔

اس موقعہ پر جو رعائت کرایہ کی ریلوے نے کی ہے ظاہر ہے کہ وہ سالہائے گذشتہ سے بہت کم ہے۔ ڈیوڑھے کے لئے کوئی رعائت نہین۔ سو میل کے اندر اندر کے آنیوالون کے لئے کوئی رعائت نہین اور جن کے لئے ہے بھی صرف اس حد تک کہ ایک طرف کے کرایہ سے ڈیوڑھا کرایہ دیکر دونون طرف کا سفر ہو سکتا ہے یعنی ۸ آنے فی روپیہ۔ مگر چونکہ ریلوے نے باقی تمام اسی قسم کے جلسون کے لئے بھی ایسی ہی رعائت دی ہے اس لئے اس پر زیادہ زور نہین دیا جا سکتا۔ مگر مین امید کرتا ہون کہ کرایہ مین رعائت کا نہ ہونا ہمارے مخلص احباب کے لئے جلسہ مین آنے سے مانع نہ ہوگا۔ اپنے کامون کے لئے اپنی ضروریات کے لئے بلکہ تفریح کے لئے بھی بہت سے سفر کئے جاتے ہین۔ یہ ایک ایسا سفر ہے۔ جو خدا کے راہ مین ہے اور جو لوگ محض للہ اس سفر کو اختیار کرین گے۔ وہ عند اللہ ماجور ہون گے۔ یہ اجتماع طرح طرح کے برکات کا انشاء اللہ موجب ہوگا۔ اور مین امید کرتا ہون۔ کہ جن جن ہمارے احباب کی طاقت مین ہے کہ اس دینی مجمع مین شامل ہون وہ ضرور شامل ہون گے۔ یہ اختیار ہے کہ جو احباب چاہین وہ زیادہ نہین ایک ہی دن ٹھہر کر چلے جاوین۔ مگر جہان تک ممکن ہو ان برکات مین حصہ لینے سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ گو بہت سے احباب وقتاً فوقتاً آتے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت اور آپکے پاک کلمات اور آپکے روحانی فیوض سے فائدہ اٹھاتے ہین۔ مگر یہ ایک خاص موقعہ ہے اور خود حضرت خلیفۃ المسیح نے تاکید فرمائی ہے کہ احباب کو اس جلسہ مین شمولیت کے لئے تحریک کی جاوے۔ پس مین اس دعا پر اس مختصر نوٹ کو ختم کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کے دلون مین یہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے۔ جو ان کو تمام روکون پر غالب کرکے اس جلسہ مین شمولیت کی توفیق دے۔ اور وہی اخلاص ان کے لئے اس جلسہ کو بڑے بڑے مفاد اور قومی برکات کا موجب کرے اس سالانہ اجتماع مین چونکہ بہت سی مفید تحریکین بھی ہونے والی ہین اور ساری قوم کے لئے پر موقوف ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے سلسلہ کی ترقی کو آکر دیکھین کہ ایک سال مین جب ہم سب گذشتہ موقع پر جمع تھے۔ اس سلسلہ نے کیا کیا ترقیان کی ہین اس لئے بھی سب احمدی احباب کا جو طاقت رکھتے ہین اس جلسہ مبارک مین شامل ہونا ضروری ہے۔ والسلام۔ محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن۔

احکام اللہ والرسول | یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو کہ حال مین عرب عبد الحی نے تالیف کی ہے۔ قرآن شریف اور حدیث سے احکام الٰہی و احکام رسول منتخب کرکے عربی اور بالمقابل اردو ترجمہ لکھدیا ہے اس کتاب کا پڑھنا اور اس پر عمل بے انتہا فوائد کا موجب ہو سکتا ہے۔ واحد، تثنیہ، جمع کے صیغون کو الگ الگ فصلون مین درج کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱ہ ہے۔ عرب صاحب موصوف سے قادیان کے پتہ پر مل سکتی ہے

درخواست دعا | ہمارے مکرم حکیم فضل دین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہین۔ احباب ان کے لئے دعا فرماوین کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔

دندان ساز | ہمارے ایک احمدی دوست دندان سازی کا کام سیکھنا چاہتے ہین کیا کوئی دوست اس کام مین انہیں مدد دیکر ہمین مشکور فرما سکتے ہین۔

اگلا اخبار | چونکہ ۱۴ مارچ کا اخبار ایسے وقت مین یہاں سے روانہ ہو سکتا ہے کہ اکثر احباب راستہ مین ہون گے

مسٹر دہرم پال سے چند سوال

مسٹر دھرم پال کو حق جوئی، راست گوئی، انصاف پسندی اور نیک نیتی کا بہت دعوےٰ ہے انھوں نے ایک عرصہ سے ہندوستان کے مذہبی حلقوں اور اخباری دنیا میں ایک شور برپا کر رکھا ہے میں نے ان کی چند تصانیف نخل اسلام وغیرہ دیکھیں۔ اور اب تھوڑے دنوں سے ان کے رسالہ اندر و اخبار آریہ کو بھی بالسلسل دیکھ رہا ہوں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے ترک اسلام کی اصل وجوہ کیا ہیں؟ اور نہ میں یہ دکھلانے کی کوشش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے موجودہ ہم مذہبوں میں انہیں کس درجہ عزت و وقعت وقار و اعتبار حاصل ہے لیکن میں ان سے صرف چند سوال پوچھتا ہوں۔ اگر دہرم پال کے خیال میں وہ قابل التفات ٹھہرے اور انہوں نے بالکل ٹھنڈے دل سے اپنے ادعائے حق جوئی، راست گوئی، انصاف پسندی و نیک نیتی ان کے ٹھیک ٹھیک جواب دئے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ پبلک کے لئے ایک حد تک دلچسپی و سودمندی سے خالی نہ ہوں گے اور نہ صرف میری بلکہ اسی طبیعت کے اور بہت سے ناظرین اخبارات کی دلی خلش اور الجھن میں جو مسٹر دہرمپال کے بارہ میں اکثر پیدا ہوتی رہتی ہے۔ گونہ تخفیف کا موجب ہوں گے۔

قبل اس سے کہ میں اس مضمون کے اصل مدعا کی طرف آؤں یہ جتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مسٹر دہرم پال کو جو رنگ تحریر زیادہ تر مرغوب ہے اس کے دیکھنے سمجھنے اور اسکی نسبت رائے قائم کرنے کا مجھے کافی سے زیادہ موقعہ مل چکا ہے اس لئے معمولی طور پر تو مجھے ان سے یہی توقع ہونی چاہیئے کہ ان کے جواب اسی رنگ میں ہونگے لیکن قطع نظر اس سے مجھ کو وہ رنگ طبعاً پسند ہے یا ناپسند۔ خاص اس بحث میں تو میری بھی خوشی ہے کہ طرفین کے سوال و جواب بالکل سادہ اور معتدل پیرایہ میں ہوں۔ اور ان پر جوش تعصب یا چرب زبانی کا کوئی رنگ نہ چڑھایا جاوے۔ مجھے امید ہے کہ سادگی پسند منصف مزاج پبلک کو بھی یہ امر بخوشی منظور ہوگا اور اس طریق سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ ذاتیات اور تو تو میں میں تک نوبت پہونچنے کے بغیر ہی چند ضروری باتیں طے ہو جاویں۔ جو مذہبی مذاق رکھنے والوں کو کارآمد نتائج تک لے جا سکیں۔

مسٹر دھرمپال اگر اس مسئلہ کو جو میں چھیڑتا ہوں کوئی وقعت و اہمیت دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ تو ان کی فرض ہوگی کہ جواب دینے سے پہلے اصل سوالات مع تمہید یعنے میرا مضمون بھی لفظ بلفظ اپنے اخبار آریہ میں شائع کر دیں۔ تاکہ پبلک کو شروع سے اخیر تک جملہ متعلقات بحث سے آگاہی رہے اور اخذ نتائج میں کام دے۔ سر دست میں ذیل کے چند سوالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ ان کے جواب شافی ملنے پر بشرط ضرورت انشاء اللہ اور بھی بہت سے سوال شائع کروں گا۔

(۱) کیا آپنے تبدیل مذہب سے پہلے اسلام کے حسن و قبح کو کما حقہ پرکھ پڑتال لیا تھا؟

(۲) کیا آپ کی تحقیقات مذہبی سنی سنائی رطب و یابس روایات پر مبنی تھی۔ یا آپنے قرآن شریف کو جو بنائے اسلام ہے۔ اول سے آخر تک اچھی طرح سمجھ اور دیکھ بھال کر اس کے دین کو ناقابل قبول قرار دیا؟

(۳) کیا اسلام کو چھوڑ کر برہمو سماج میں اور پھر اسے بھی ترک کر کے) آریہ سماج میں داخل ہونے سے قبل آپنے اپنے نئے مذہب کے بنیادی اصولوں اور اس کی کتاب مقدس کے محاسن کا علی وجہ البصیرة اندازہ کر لیا تھا یا سرسری فیصلہ پر تبدیل مذہب کا انحصار رکھنا پڑا۔

(۴) کیا آپکے نزدیک اسلام سراپا عیوب ہے یا اس میں کوئی خوبیاں بھی ہیں۔

(۵) کیا ویدک دہرم آپ کی رائے میں نقائص سے قطعاً مبرا ہے یا اس میں کوئی اسقام بھی آپ کو نظر آتے ہیں؟

(۶) کیا یہ صحیح ہے جیسا کہ آپ کی اور آپکے قلمی معاونوں کی تحریرات سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا عہد حکومت سرتا سر ایک لعنت و مصیبت کا پہاڑ تھا اس میں محاسن اور برکات کا شائبہ بھی کہیں نظر نہیں آتا۔

(۷) کیا یہ سچ ہے کہ مسلمانوں کے سارے ہی تاجدار ہمیشہ سے ظالم۔ جابر۔ عیاش۔ بے رحم۔ غفلت شعار۔ مردم آزار۔ رعایا کا خون چوسنے والے۔ ناخدا ترس۔ فاسق فاجر اور مستوجب لعنت و ملامت تھے (معاذ اللہ منہا) جیسا کہ آپ کی اور آپکے ہمصفیروں کی تحریرات سے عیان ہوتا ہے۔

(۸) کیا یہ اصول آپکے نزدیک قابل قبول ہے کہ اگر کسی شخص سے کبھی کوئی حرکت بیجا و ناروا سرزد ہوئی یا اس نے کسی بدخلقی و بے دینی یا بے اعتدالی کا ارتکاب کیا۔ تو اس کا مذہب یا تمام قوم نہ کہ محض اس کی ذات ایسی حرکات کی ذمہ دار و جوابدہ سمجھی جاوے؟

(۹) جو طرز تحریر آپنے اختیار کر رکھا ہے آیا وہ اتفاقیہ ہے یا جان بوجھ کر پسند کیا گیا ہے؟ اور اس سے مسلمان ہندوؤں بلکہ خود آریوں اور عام خلائق کے لئے کیا فوائد مدنظر ہیں یا پہونچ رہے ہیں؟

(۱۰) کسی ایک مذہب کا ترک اور دوسرے کا قبول کرنا آپکے نزدیک محض ایک معمولی مشغلہ ہے یا اس کی غرض و غائت کوئی پاک تبدیلی اور روحانی ترقی ہونی چاہیئے جو آپ کو کہاں تک حاصل ہوئی ہے؟

(۱۱) مذہب آپ کی رائے میں صرف زبان و قلم کے لئے ہے یا عملی زندگی سے بھی اس کا کچھ تعلق ہے؟

(۱۲) ویدک دہرم یا آریہ سماج کے مسلمات میں اگر کوئی بات ایسی بھی پائی جاوے۔ جس کے کھلم کھلا عملدرآمد سے خود آریہ صاحبان کو شرم و ندامت دامنگیر ہوتی ہو۔ تو اس کو آپ کیا کہیں گے۔

(۱۳) جس مذہب کے خود بانی کی زندگی بہت سے دندان شکن اعتراضات کا مورد ہو سکتی ہو۔ اس کے پیرؤوں کو دوسروں کی عیب شماری و دل آزاری میں پہل کرنے کا کیونکر حق پہونچ سکتا ہے؟

(۱۴) اپنے مذہب و ملت کی خدمت دوسروں کی عیب جوئی و بدگوئی کے بغیر بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۱۵) جو جو خرابیاں بے عنوانیاں اور کمزوریاں آج مسلمانوں میں شدومد سے گنائی جا رہی ہیں ان میں سے کوئی خرابی یا کمزوری ہندوؤں آریوں یا دیگر اقوام میں بھی کبھی تھی۔ یا اب پائی جاتی ہے۔ یا محض یہی ایک قوم ان عیوب کی ٹھیکیدار رہے؟ (باقی آئندہ انشاءاللہ)

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی از دہلی ۲۸ ۲/۱

برقعہ

جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ برقعہ کا نقشہ جو اخبار بدر مورخہ ۲۴ فروری دیا گیا ہے اس کے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مجوز بہ مدت سے اس مضمون پر خبط ہے۔ میں نے اسلامی ملکوں میں مثلاً مشرقی افریقہ۔ زنجبار۔ جزیرہ لامو۔ سویز۔ عدن میں سیر کرتے ہوئے اس مسئلہ پر توجہ دی ہے۔ برقعہ کی ساخت ایسی ہو۔ جو ہر درجہ کی مستورات کے موافق حال ہو۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ موجودہ برقعہ بالکل نکما ہے مگر جو برقعہ اس کی جگہ لے وہ ایسا ہو کہ بہر حالت ہر طبقہ اسلام اور ہر درجہ کی مستورات کے مطلب کا ہو۔ مثلاً اکثر عورتیں بچے کو راہ میں چھپانا چاہتی ہیں تاکہ بچہ سے شناخت نہ ہو سکیں یا چلتے چلتے دودھ پلاتی ہیں یا بعض اوقات سر پر بوجھ اٹھاتی اور گٹھڑی کو ہاتھوں سے تھام کر چلتی ہیں میرے خیال میں یہ نقشہ ہر ایک مطلب کے واسطے کافی نہیں ہو سکتا بہر حال سب اصحاب اس پر غور فرماویں۔ راقم محمد بیگ سکرٹری انجمن مغلیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ارشاداتِ نبوی

انسان کو دنیا میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے کھانے پینے سے واسطہ پڑتا ہے اور مرتے دم تک اس کے ساتھ شغل رہتا ہے۔ بلکہ مابعد الموت اور جنت میں بھی ابدالآباد تک اس سے کام پڑتا رہیگا اس لئے میں ارشادات نبوی کے سلسلہ کو ان اقوال طیبہ سے شروع کرتا ہوں جو اکل و شرب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتاً فوقتاً فرمائے اور حتی الوسع ان اقوال کی فلاسفی اُمت کے اولوالعزم مجددوں کے اقوال سے اخذ کرکے درج کرنے کی کوشش کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

باب اوّل۔ اکل و شرب یعنی کھانے پینے کی باتیں

قولہ عزّ وجلّ۔ کلوا من طیبات ما رزقنٰکم۔ وقولہ عزّ وجلّ کلوا واشربوا ولا تسرفوا۔

اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کرنا اور اپنے آگے سے کھانا

حدیث۔ عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ۔

ترجمہ۔ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو نام اللہ کا اور چاہیئے کہ ہر ایک شخص کھاوے اس چیز سے جو اس کے آگے ہے۔

حکمت۔ کھانے سے اول خدا کا نام لینے سے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص روٹی یا کوئی اور چیز کھاوے تو کسی نفسانی لذت کے لئے نہ کھاوے بلکہ اللہ کے نام سے یعنی خدا کے ارشاد کلوا واشربوا پر عمل کرتا ہوا کھاوے اور درمیان میں نفسانی تلذذ نہ ہو۔ اور کل مما یلیک سے یہ مطلب ہے کہ تمام برتن میں ہاتھ نہ پھیرے بلکہ کنارہ سے شروع کرے ورنہ باقی بچا ہوا کسی اور شخص کے کھانے کے قابل نہیں رہے گا اور یوں بھی بدتہذیبی ہوتی ہے اور پاس والوں کو کراہت آیا کرتی ہے۔

دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا

حدیث۔ قال عمر بن ابی سلمۃ قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بیمینک۔ عمر بن ابی سلمۃ نے کہا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھا اپنے دائیں ہاتھ سے۔

حکمت۔ دنیا کے تمام لوگ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں اور فطرت میں یہ بات ودیعت ہے اور کسی مذہب کی خاص خصوصیت نہیں ورنہ پھر دھریہ شاید بائیں سے بھی کھاتے۔ لیکن مشاہدہ سے یہ بات صاف ثابت ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا خلقتاً و فطرتاً ہے اور سچے مذہب کی یہی علامت ہے کہ فطرت کے مطابق ہوتا ہے یا یوں کہنا چاہیئے کہ فطرت اس کے مطابق ہوتی ہے اور چونکہ اسلام سچا مذہب ہے اس لئے اس میں فطرت کا لحاظ رکھا گیا ہے (۲) دوسری بات یہ ہے کہ ہر ایک عضو کے لئے کچھ کام مقرر ہیں ہاتھ بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں جب بائیں ہاتھ کے لئے استنجاء اور طہارت مقرر کی گئی تو لازمی طور پر یہ بات ہونی چاہیئے تھی کہ کھانے کے لئے اسکو استعمال نہ کیا جاوے اس لئے دایاں ہاتھ کھانے پینے کے لئے مقرر کیا گیا۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ کیوں نہیں بایاں ہاتھ کھانے کے لئے اور دایاں ہاتھ استنجاء کے لئے مقرر کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام فطرت کے مطابق ہے اور فطرت نے دائیں ہاتھ کو اس ممتاز کام کے لئے چن لیا۔

تکیہ لگاکر کھانا نوش کرنا اور اس کی ممانعت

حدیث۔ عن ابی جحیفۃ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل عندہ انی لا آکل وانا متکئ۔

ترجمہ۔ ابی جحیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ میں تکیہ لگاکر کوئی چیز نہیں کھاتا یعنی کھانا کھانے کے وقت تکیہ یا سہارا نہیں لگاتا۔

حکمت۔ تکیہ لگاکر کھانا کھانے میں روحانی رنگ میں تو یہ نقصان ہے کہ اس فعل سے تکبر پایا جاتا ہے اور انبیاء تکبر کے اول الاعداء ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ بات ہے کہ تکیہ لگاکر کھانے میں آدمی بے تکلف بیٹھ کر نہیں کھا سکتا اور کھلے طور پر بے تکلفی سے ہاتھ وغیرہ دسترخوان پر نہیں پھیلا سکتا۔ مگر نبی کا تو مذہب ما انا من المتکلفین ہوتا ہے اور تکیہ لگاکر کھانا اس کے برخلاف ہے اور جسمانی طور پر یہ نقصان ہے کہ چونکہ کھانا کھانے والے کا منہ دسترخوان سے اس کی ٹانگوں اور پیٹ اور سینہ سے زیادہ دور ہوگا اور کھانا دسترخوان پر سے لینا ہوگا اور لقمہ والا ہاتھ لقمہ کو منہ تک لے جانے کیلئے ٹانگوں اور پیٹ اور سینہ کے اوپر سے گزریگا تو اکثر اوقات لقمہ گرکے کپڑے وغیرہ خراب ہونگے۔

کھانے پر عیب دھرنے کی ممانعت

حدیث۔ عن ابی ھریرۃ رضؓ۔ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً قطّ ان اشتھاہ اکلہ وان کرھہ ترکہ۔

ترجمہ۔ ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کھانے پر عیب نہیں دھرا اگر وہ پسند خاطر ہوتا تو نوش فرما لیتے اور اگر طبیعت نہ چاہتی تو چھوڑ دیتے۔

حکمت۔ اس بات سے عفو پایا جاتا اور عفو بھی اعلیٰ درجہ کا اور یہ عفو صرف انبیاء ہی کر سکتے ہیں۔ ہم بڑے بڑے مہذب لوگوں اور بادشاہوں کا ذکر سنتے ہیں کہ انہوں نے بعض دفعہ باورچیوں کو صرف اس قصور پر کہ نمک زیادہ ہوگیا ہے مروا ڈالا ہے اور کوئی آدمی ایسا نہیں نظر نہیں آتا۔ جو کھانا خراب ہونے پر باورچی کو بالکل کچھ نہ کہے ایک دفعہ نہیں بلکہ ہر دفعہ قصور پر چپ رہے اور یہ حدیث آنحضرت کے سچا رسول ہونے پر شاہد ہے (۲) اگر نوکر کو سخت سست کہا جاوے تو اکثر تجربہ کرکے دیکھا گیا ہے کہ چونکہ باورچی وغیرہ اکثر ایسے نوکر کمینہ لوگوں میں سے ہوتے ہیں اس لئے بجائے احتیاط کے مالک کا دل جلانے کے لئے کھانا اور زیادہ خراب کرتے ہیں۔ لیکن اگر مالک چپ کر جاوے اور کھانا نہ کھاوے، تو بجائے شوخی کے دل میں خائف اور شرمندہ ہوکر احتیاط کرنے لگتے ہیں۔ (۳) اگر کھانا خراب پکا ہو۔ اور مالک باورچی پر ناراض ہو اور اسے کہدے کہ اس میں فلاں خرابی ہے تو اول تو وہ احتیاط نہ کرے گا اور اگر کوئی شریف باورچی بھی ہوگا تو اس بات میں احتیاط کرے گا جس کا نقص مالک نے نکالا ہے مثلاً مالک کہے کہ آج نمک زیادہ ہے۔ تو نوکر دوسرے وقت نمک کم ڈالے گا۔ لیکن اگر خراب کھانا چھوڑ کر چپ ہو رہے گا تو جتنی غلطیاں ہو سکتی ہیں سب کی اصلاح کا خیال رکھے گا شاید فلاں غلطی ہوگئی تھی اس لئے مالک نے کھانا نہیں کھایا اور اس تدبیر سے مالک کا کھانا پھر کم ہی خراب پکے گا۔

کھانے میں روح کی نزاکت کا خیال رکھنا

حدیث۔ عن عبد العزیز رضؓ قال قیل لانس ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الثوم فقال من اکل فلا یقربن مسجدنا۔

ترجمہ۔ عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس رضؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے بارے میں آنحضرت سے کیا سُنا۔ تو اونھوں نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے لہسن کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آوے۔

حکمت۔ مندرجہ بالا قول میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ کچھ ان میں سے بیان کی جاتی ہیں (۱) لہسن بدبودار چیز ہے۔ اور ایک حدیث میں ذکر آیا ہے کہ ملائکہ بدبودار چیزوں کے پاس نہیں آتے اور جہاں ایسی چیزیں ہوں وہاں فرشتوں کا نزول نہیں ہوتا اور مسجد ایسی جگہ ہے۔ کہ حدیثوں کی رو سے وہاں فرشتوں کا باقاعدہ طور پر نازل ہونا پایہ ثبوت تک پہونچ گیا ہے۔ تو صاف نتیجہ نکل آیا۔ کہ لہسن کھاکر مسجد میں

کہ درس قرآن سننے والوں کے واسطے خصوصیت سے دُعا کر دیں۔ پس جو اس وقت حاضر ہیں ان کیواسطے میں نے بہت بہت دُعائیں درس شروع کرنے سے پہلے کی ہیں۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ نقص۔ اصل قصہ کا بیان اب شروع ہُوا ہے۔

نبا۔ عظیم الشان بات۔

آیت ۲۔ شططاً۔ پراگندہ بات۔

آیت ۳۔ من دونہٖ۔ رومی قوم کی طرف اشارہ ہے جو بُت پرست تھی اور یہودی بھی غیر ممالک میں جا کر ان قوموں کی صحبت کے اثر سے کچھ غلطیوں میں مُبتلا ہو چکے تھے یاد رکھو شرک کبھی فی الذات ہوتا ہے۔ جیسا کہ مجوس نے خالق الظلمت و خالق النور دو بنائے ہیں۔ اور جیسے آریہ لوگ پانچ چیزوں کو خدا کے ساتھ غیر مخلوق مانتے ہیں اور جیسے عیسائی تین خدا قرار دیتے ہیں یا صفات میں ہوتا ہے جیسا کہ بعض مسلمانوں میں اس کے آثار پائے جاتے ہیں یہ سب افتراء ہے۔

آیت ۴۔ اعتزلتموھم۔ جب تم نے ان غیر معبودوں کی پرستش کرنیوالوں کو چھوڑ دیا تو اب کہف کو چلے جاؤ۔

آیت ۵۔ تزاور۔ تمیل۔ جھک جاتا ہے۔

چونکہ وہ مقام خط سرطان سے اُوپر ہے اور سورج خط سرطان سے اُوپر نہیں جاتا ہے بلکہ نیچے رہتا ہے اس واسطے طلوع آفتاب کے وقت مشرق کی طرف وہاں سے دیکھا جاوے۔ تو سورج دائیں ہاتھ نظر آئے گا اور وقت غروب مغرب کی طرف دیکھا جاوے تو بائیں ہاتھ نظر آئیگا۔ سورج کبھی ان کے سر پر نہیں آتا۔

فجوۃ۔ وسعت کی جگہ۔ فراخی کی جگہ میں ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقام کہف کے تین پتے ہیں (۱) شام و روما سے بہت دُور ہے (۲) خط سرطان سے شمال کی طرف ہے (۳) وہ امن کی جگہ ہے۔ جہاں دُشمن کا قابو نہ تھا۔

من اٰیاتِ اللّٰہِ۔ سورج کا سرطان تک پہونچنا اور آگے نہ جانا۔ پھر جدی تک جانا اور آگے نہ پہونچنا یہ سب اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

ومن یضلل۔ اور جس کو اس کی بدی کے سبب گمراہ کرتا ہے۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وما یضلُّ بہٖ الا الفاسقین۔ فاسقوں کے سوائے وہ دوسرے کو گمراہ نہیں کرتا۔

مورخہ ۶ ۲ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ پندرہ رکوع ۱۵)

(سورہ الکہف رکوع نمبر ۳)

۵ ۲ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو جمعہ کے سبب درس نہیں ہُوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اصحاب کہف کا حال منکشف ہُوا اور آپنے انہیں دیکھا۔

رقود۔ راقد۔ سونیوالے۔ سخت ہی ٹھہرے ہوئے۔ دراصل وہ تو ٹھہرے ہوئے تھے۔ سوئے ہوئے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں وہ قوم سست پڑی تھی۔ مگر آپنے ان کی حالت آیندہ کی دیکھی۔

نقلبھم۔ عنقریب تجارت کے واسطے سب طرف نکلیں گے۔ دائیں بائیں جاوینگے۔ کیا معنی مشرق اور مغرب میں پھیلیں گے۔

کلبھم۔ یہ ان کی شناخت بتلائی گئی۔ کہ ان کے دروازے پر کُتا ضرور ہوگا۔ ممکن ہے کہ ابتدائی اصحاب کہف کے ساتھ بھی کوئی کُتا ہو۔

آجکل کُتے کی تعریف وفاداری میں بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ حالانکہ اس جانور کے اخلاق نہایت قبیح اور مذموم ہیں۔ شہوت۔ حرص۔ طمع میں بہت رذیل جانور ہے اور ان اُمور میں گرا ہُوا ہے۔

ولیت۔ یہ بھی ایک شناخت ہے۔ ان کی کوٹھیاں وسیع اور رُعب دار ہونگے۔

آیت ۲۔ لبثتم۔ اس ملک میں حالت سستی میں کتنی مدت تم رہے۔

یوماً او بعض یوم۔ ہزار نوسو سال۔ اوسط سات سے نوسو سال۔ اتنے ہی عرصہ کے بعد یہ قوم باہر نکلی اور انہوں نے کمپنیاں بنائیں اور تجارتیں شروع کیں اور غیر ملکوں کی طرف گئے قرآن کریم میں یوم ہزار سال کا نام بھی آیا ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے۔

فابعثوا۔ ایک مجمع بناؤ۔ کمپنی قائم کرو۔ روپیہ روانہ کرو۔ اور ایک کو افسر بناؤ۔

طعاماً۔ ہمارے ملک میں غلہ کی کمی ہے۔ یہاں سے روپے لے جاؤ اور وہاں سے غلہ لاؤ۔

ولیتلطف۔ نرمی سے کام کرو۔

لا یشعرن۔ اپنا بھید کسی کو نہ دو۔ اور دوسرے کا بھید لو۔ مدارات سے کام کرو۔ اور دوسروں کے حالات سے مفصل اطلاع حاصل کرتے رہو۔

آیت ۴۔ اعثرنا علیھم۔ دوسرے لوگوں کو ان کے حالات سے آگاہ کیا اور غیر قومیں ان کے ہاں بھی جانے لگیں۔ ابتدائی اصحاب سے بھی ارد گرد کے لوگ آگاہ ہوئے اور ان کو مطیع ہوئے

یتنازعون۔ ابتدائی لوگوں نے ان کے متعلق جھگڑا کیا اور آخر ان کی یادگار بنائی

آیت ۶۔ سیقولون۔ اختلاف مورخین کا ہے کہ کتنے تھے کتنے نہ تھے۔

سبعۃ۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔ کہ سات والی بات صحیح ہے۔ کیونکہ پہلے اعداد کے ساتھ خدا تعالیٰ نے رجماً بالغیب فرمایا۔ اس کے ساتھ نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ امر کہ عیسائیوں کے ہاں سات بڑے کلیسیا مشہور ہیں۔ اس سے صاف صاف پتہ لگتا ہے کہ سات ہی تھے

مورخہ ۲۷ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ پندرھواں رکوع ۱۶)

سورہ الکہف رکوع چہارم

آیت ۱۔ لا تقولن۔ کبھی نہ کہو۔

انشاء اللّٰہ۔ جہاں کہیں خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا خیال نہ ہو۔ نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ سب سے پہلی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی ہے۔ جنہوں نے انا لہ لحافظون انا لہ لناصحون۔ انا لفاعلون وغیرہ الفاظ کے ساتھ دعوے کیا۔ مگر کہیں وفا نہ ہُوا۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

(رکوع نمبر ۱۳)

(آغاز سورۂ کہف رکوع اول)

مورخہ ۲۱ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

تمہید۔ سورۂ بنی اسرائیل میں زیادہ تر یہود سے خطاب ہے۔ اور ان کی دو شدید تباہیوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو بھی متنبہ کیا ہے اب اس سورۂ شریف مین زیادہ بحث پہلے عیسائیون سے کی ہے۔ پھر مجوس سے۔ اور درمیان مین کچھ یہود کو بھی خطاب کیا ہے۔

حدیث شریف مین آیا ہے کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے ہر جمعہ کو سورہ کہف کی پہلی دس آیتین اور پچھلی دس آیتین پڑھو۔ ان آیات کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ دجال کون ہے۔ اور اس کے کیا صفات ہین اور اس سے بچنے کی کیا راہ ہے۔

آیت ۱۔ الکتب۔ کامل جامع کتاب۔ لکھی ہوئی۔ ایک لشکر جو شبہات کو دور کرے اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت مین بصورت کتاب موجود تھا۔

عوجاً۔ دو معنے ہین (۱) ٹیڑھا پن۔ اس کتاب مین کوئی غلط تعلیم نہین (۲) جو ٹیڑھا ہے وہ اس سے فائدہ نہین اٹھا سکتا۔

آیت ۲۔ قیّماً۔ (۱) مستقیماً۔ بالکل سیدھے راہ پر اور سیدھی راہ بتلانے والی (۲) ق۔ اور صداقتون کی اور اپنی صداقتون کی (۳) حافظ اس پر عمل کرنے والون کے لئے۔ شدید کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسے لوگون کے ساتھ سخت مخالفت کے واسطے تیار ہے۔

ان لھم۔ عمل صالح کا نتیجہ ہے۔ اجر حسن

آیت ۳۔ ابداً۔ بہت لمبا زمانہ۔

آیت ۴۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ قوم دجال کون ہے۔

آیت ۵۔ من علم۔ یہ قوم بڑی سائنس دان بن گئی۔ ہر بات پر دلیل پیش کرتی ہے مگر اپنے مذہب کے متعلق صاف اقرار کرتے ہین کہ مسیح کے ابن خدا ہونے اور تثلیث۔ کفارہ وغیرہ کے واسطے دلیل کوئی نہین۔ قرآن شریف نے پہلے سے پیشگوئی کی ہے۔ کہ یہ ایسا کہین گے۔

اٰبائھم۔ ان کے باپ دادون کو بھی علم نہ تھا۔ یورپ ایک بت پرست قوم تھی جاہل لوگ تھے۔ پرانے بتون کے عوض رفتہ رفتہ سلطنتون کے اور حکام کے رعب مین آ کر یسوع کا بت پوجنے لگ گئے۔ وہ تو خود جاہل تھے ہی۔ اور اب ان کی اولاد گلے پڑا ڈھول بجا رہی ہے۔

کلمۃً۔ تمیز واقع ہوئی ہے اس واسطے منصوب ہے۔

افواھھم۔ مونھہ سے نکلتی ہے دل سے نہین نکلتی۔ دل جانتے ہین کہ یہ بے دلیل بات ہے صحیح نہین۔

آیت ۶۔ اٰثارھم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کشف مین اس قوم کا جاہ و حشم دکھایا گیا۔ جس سے آپکو غم ہوا۔ کہ اتنی بڑی بظاہر معزز قوم اسلام کی نعمت سے بے نصیب رہیگی۔ قوان کی وجاہت کتنون کو اسلام سے مرتد کر دیگی۔ اسپر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ سب اشیار عارضی اور زمینی ہین۔

آیت ۷۔ احسن عملا۔ دنیوی زیب و زینت کے معاملہ مین کون بڑا کاریگر ہے۔ یہ بات ظاہر کر دی جائے گی۔

آیت ۸۔ جرزاً۔ لیس فیھا۔ شئے۔ خالی میدان۔

آیت ۹۔ عجب۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہ بہت عجیب بات ہے۔ ایسے ایسے لاکھون نشانات خدا تعالیٰ کے ہین۔

رقیم۔ رقم کرنا۔ لکھنا۔ کھودنا یہ ان کی نشانی ہے۔ تحریر کا کام بہت ہوگا۔ ہر امر ان کے ہان لکھا جائیگا۔

کہف۔ وہی ہے جس کو انگریزی کیپ میں cape کہتے ہین اب تک وہ جگہ اسی نام سے مشہور ہے

آیت ۱۰۔ الفتیۃ۔ نوجوان۔ حضرت مسیح کو صلیبی موت سے بچانے کے معاملہ مین جو موید جماعت تھی۔ اس پر بڑا ابتلا آیا۔ حاکم پلاطس اور اس کی بیوی بھی اس مقدمہ مین قید ہوئے۔ مگر کچھ لوگ ایسے تھے جو وہان سے بھاگ نکلے کچھ مغرب کو گئے کچھ مشرق کو۔ یہان اُن لوگون کا ذکر ہے جنھون نے بلاد غربی مین جا کر کہف مین جا پناہ لی۔ جو کہ انگلستان کے جنوب مغربی گوشہ مین واقع ہے۔ انہین جوانون مین یوسف اور میتا بھی تھا۔ جس نے حضرت مسیح کے بچانے مین بڑا حصہ لیا تھا۔

آیت ۱۱۔ ضربنا علیٰ اٰذانھم۔ کچھ مدت تک باہر کی کوئی خبر اس گروہ کو نہ پہونچی۔

ایت ۱۲۔ بعثنا۔ آخری ترقی دنیوی کی طرف اشارہ ہے۔

مورخہ ۲۴ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ رکوع نمبر ۱۴)

۲۲ و ۲۳ر فروری دو دن بسبب علالت طبع حضرت خلیفۃ المسیح درس [illegible] کہ میری طبیعت تو ضعیف ہے۔ مگر دل مین خیال آیا کہ زندگی کا بھروسہ نہین۔ معلوم [illegible] کس وقت موت آجاوے۔ کچھ قرآن سنا دیا جاوے۔ تو اچھا۔ فرمایا۔ آج مجھے [illegible]

آنے کی ممانعت اس لئے فرمائی کہ مسجد مین فرشتون کا نزول بسبب لہسن کی بدبو کے رُک نہ جائے ۔ دوم اسلامی سوسائٹی کے ممبر یعنے مسلمانون کے لئے ایک مسجد ہی ایسی جگہ ہے جہان ہر مزاج کے لوگون کو بلاناغہ جمع ہونے کا حکم ہے اور خواہ کتنا ہی امیر کبیر مسلمان ہو اور کیسا ہی نازک ہو ضروری ہے کہ وہ نماز دن کیوقت مسجد مین حاضر ہو ۔ لیکن دنیا مین بعض طبائع ایسی نازک ہوتی ہین کہ ذراسی بدبو کو بھی برداشت نہین کر سکتین اور اگر بدبودار اشیاء کا انسداد نہ کیا جاوے تو ان کے لئے مسجد مین آنا دشوار ہو جاتا ہے ۔ اس لئے آپ نے منع فرمایا تاکہ کسی شخص کو بھی مسجد مین آنا ناگوار نہ گزرے (۳) تیسری حکمت یہ ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے ۔ جیساکہ آدمی بیمار ہو تو عام طور پر اس کا باطن بھی یعنے دل بھی سستی اور کاہلی کی طرف جھک جاتا ہے اسی واسطے رازے العلیل علیل کہا کرتے ہین پس جب واقعی ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے ۔ ... تو مسجد مین جہان باطن کی گھوڑدوڑ ہوتی ہے ۔ وہان ظاہر مین لہسن جیسی بدبودار چیز سے اندیشہ ہے کہ اس کی بدبو کا اثر باطن پر نہ پڑے اور اس طرح یہ باطن کے گھوڑے کو ظاہر کی بدبو سے ٹھوکر نہ لگے ۔ چہارم بدبو سے دماغ مین اور دل کے خیالون مین انقباض پیدا ہوتا ہے ۔ اس لئے چوہڑے حلال خور اور گندگی اٹھانے والی قومین عالی خیال اور رفتہ نظر والی نہین ہوتین ۔ لیکن برعکس اس کے اشراف قومین اور صفائی کا اہتمام رکھنے والے مہذب یورپین ہزارہا اعلیٰ سے اعلیٰ لطیف باتین روزمرہ دریافت کرتے رہتے ہین ۔ مگر حلال خوردن کا دماغ منجمد رہتا ہے ۔ ... غرض لہسن بدبودار اشیاء مین سے ہے ۔ اس سے ... لطافت دل اور دماغ کے منقبض ہونے کا اندیشہ ہے اور چونکہ مسجد مین دعائین مانگنے ہی کا فعل اور قلب کے حضور ہی کے طرائق استعمال کئے جاتے ہین اور دعائون کا دل سے نکلنا اور قلب کا حضور انقباض کے وقت ہو نہین سکتا اور بدبو سے انقباض ضرور پیدا ہوتا ہے تو ضروری ہوا کہ لہسن یا ایسا ہی اور بدبودار اشیاء کا مسجد سے انسداد کیا جاوے چنانچہ اسی خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین خود اگر لوبان وغیرہ وغیرہ خوشبودار اشیاء کی دھونی دلوایا کرتے تھے ۔ تاکہ کثافت دور ہو جاوے (پنجم) اس مین ایک پیشگوئی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ میری اتباع مین تو قیصر و کسریٰ کے ملک ہو جاوینگے اور عنقریب تم تمام دنیا کے بادشاہ ہو جاؤگے اس لئے ایسی بدبودار اشیاء کا استعمال اپنے روحانی کالج مین حاضر ہونے کے وقت نہ کیا کرو کہین وہ اشیاء تمہاری روحانی تعلیم مین حارج نہ ہون اور تم ترقی نہ کر سکو اور ایک حدیث مین پیاز کے متعلق بھی ایسا ہی ارشاد ہے ... واس کو بھی لہسن پر قیاس کرنا چاہئے اور یہ بھی آیا ہے کہ جب منہ سے بدبو دور ہو جاوے تب مسجد مین آنے کی اجازت ہے اور ایک جگہ آیا اگر کھانا ہی ہو تو پکا کر کھاؤ کیونکہ پکانے سے بدبو دور ہو جاتی ہے ۔ سو معلوم ہوا کہ اصل ممانعت بدبو سے ہے جو کہ دل اور دماغ کی لطافت کو روکتی ہے اور ان پر برا اثر ڈالتی ہے

رومال سے یا تولیہ وغیرہ سے ہاتھ پونچھنے سے پہلے اپنی سالن آلودہ انگلیاں چاٹنے کے بیان مین

حدیث ۔ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ قال اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا ۔

ترجمہ ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کوئی شخص کھانا کھا چکے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے (کپڑے وغیرہ سے) یہان تک کہ اس کو چاٹ لے ۔

حکمت ۔ یہ بات تمام حکماء کے تجربہ مین آئی ہوئی ہے اور تمام طبیبون کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کے ہاتھ کی انگلیون مین ایک خاص لمس کی طاقت ہے ۔ مثلاً ہم اگر کسی کپڑے کی ملائمت کو دیکھنا چاہین تو سوائے ہاتھ کی انگلیون کے اس کی ملائمت کا اندازہ نہین کر سکتے ۔ حالانکہ تمام جسم مین مس یا لمس کی طاقت پائی جاتی ہے لیکن ہاتھ کے سوا مثلاً پیر سے اگر ملائمت کا اندازہ لگانا ہو تو ہم کامیاب نہ ہو سکین گے ہان ایک خاص برقی اثر ہے جو صرف ہاتھ بلکہ انگلیون تک ہی محدود ہے اور ہاتھ کی انگلیون سے آنکھ کا جو ایک توجہ کا آلہ ہے خاص تعلق ہے اسی لئے توجہ کرنے والے عامل بھی معمول کی انگلیون کی طرف آنکھ زیادہ لڑاتے ہین اور اس طرح سے معمول کے اوپر انگلیون کے ذریعہ اپنی آنکھ کی تاثیرات خاطر خواہ طور پر ڈال سکتے ہین اور اپنے مقصد مین کامیاب ہوتے ہین اسی طرح جو دوا یہ ہاتھ سے بنائی جاوین وہ زیادہ فائدہ دیتی ہین بہ نسبت ان دوائیون کے جو مشین کے ذریعہ سے طیار کی جاوین اس لئے کہ انگلیون سے بناتے وقت آنکھ کی توجہ ہاتھون پر پڑتی ہے اور ہاتھون کی خاص برق بھی آنکھ کی توجہ کے وقت اس کے ساتھ ملکر ایک خاص اثر پیدا کرتی ہے اس لئے وہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے اس بات کو یورپ والے بھی جانتے ہین لیکن چونکہ وہان لاکھون من دوائین اکٹھی تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ہاتھ سے طیار کرنے مین سالہاسال کی مدت درکار ہوتی ہے اس لئے وہ باوجود اس فرق کے جاننے کے مجبور ہین کہ مشینون سے دوائین بنانے کا کام لیتے ہین پس اسی اصل کے ماتحت کھانا کھانے کے وقت جب انسان انگلیون سے لقمہ اٹھاویگا تو اس کی آنکھ ہر دفعہ لقمہ لیتے وقت انگلیون کے سرون پر پڑیگی اور پھر تو ہی مذکورہ بالا کیفیت مرکب ہو کر کھانے کے انجام پر اثر ڈالے گی اور چونکہ ان دونون برقون یعنے آنکھ اور انگلیون کی مرکب برقون کا اثر ظاہر ہوگا تو سب سے زیادہ مؤثر اس اثر کی انگلیان ہی ہونگی پس جب انسان کھانے کے بعد پانی سے دھونے یا کپڑے سے پونچھنے کے بغیر انگلیون کو چاٹ لیگا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اثر انسان کے معدہ مین بوساطت اس چکنائی کے جو انگلیون پر چپکی ہوئی تھی پہنچیگا اور معدہ کے فعل یعنی ہضم مین تقویت دے گا اور اس طرح کھانا جلدی ہضم ہوگا ۔

(۲) ایک ڈاکٹر نے ثابت کیا ہے کہ منہ کے لعاب اور انگلیون کی چاٹنے کے ملنے سے منہ کے لعاب مین ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ہاضمہ پر خاطر خواہ اثر ڈالتی ہے ۔ اس نے اس بات کے ثبوت مین یہ بات پیش کی تھی کہ جو لوگ کانٹے چھری سے کھاتے ہین ان کا کھانا بہ نسبت ان لوگون کے جو انگلیون سے کھاتے ہین دیر مین ہضم ہوتا ہے اور جو لوگ انگلیان منہ سے کم چھوتے ہین بہ نسبت ان لوگون کے جو کھانے کے پیچھے انگلیان چوستے ہین کمزور معدہ والے ہوتے ہین کیونکہ انگلیون اور منہ کے لعاب کے ملنے سے معدہ مین ہضم کا فعل عمدہ طور سے انجام پذیر ہوتا ہے ۔

(۳) چونکہ چلنے پھرنے سے اور ورزش سے اور ریاضت سے اور اعضاء کے ہلانے سے معدہ اچھی طرح کام دیتا ہے اور برخلاف اس کے جو لوگ سیر کے عادی نہین وہ ہمیشہ ہاضمہ کی شکایت کرتے ہی نظر آتے ہین اس لئے ہاضمہ درست کرنے کے لئے ورزش ایک لابدی شرط ہے ۔ لیکن خوردسال بچے چلنا پھرنا تو کیا برسون تک چارپائی سے اٹھ نہین سکتے اور نہ ہی ورزش سالہاسال تک انہی نصیب ہوتی اس لئے خداوند کریم نے انہین ہاضمہ کی درستی کے لئے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیون کے چوسنے کا سہل نسخہ عطا فرمایا ہے ۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ بچے اکثر اوقات انگلیان چوستے رہتے ہین اور یہ بات ہاضمہ کے درست کرنے کے لئے ان کی فطرت مین ودیعت کی گئی ہے ۔

(۴) یہ بات کہ نیچر کے قانون کے مطابق بنی نوع انسان کے لئے مفید ہوتی ہے [illegible] انسان [illegible] کے ذریعہ [illegible] برخلاف ان [illegible] ہے ۔ وہ [illegible] کثیر التعداد انسان [illegible] نہین [illegible] نظر [illegible] جاتا [illegible] کے لئے تجربہ اور مشاہدہ کی ضرورت [illegible]

مفید اشیا ہین - منجملہ ان کے ایک یہی کھانے کے بعد انگلیان چاٹنے کا مسئلہ ہے - انسان کو تو حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ بذریعہ وحی معلوم ہوا لیکن حیوانات کو فطرتاً اور خلقتاً عنائت کیا گیا - ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہین - کہ بلی جب کچھ کھاتی ہے - تو پہروں بیٹھ کر چاٹتی رہتی ہے - اسی طرح کتا بھی ہاتھ اور پنجے چاٹتا ہوا پایا گیا ہے - بلکہ تمام جانور یکسان طور پر اس فعل کا ارتکاب کرتے ہین اور کھانے کے بعد کرتے ہین اور صرف انگلیان ہی چاٹتے ہین - تو صاف معلوم ہوا - کہ یہ فعل ہاضمہ کی ترقی کے لئے نہائت مفید ہے اور نہائت ہی مفید ہے - بلکہ لابدی ہے - اس لئے حیوانات لا یعقل کو فطرتاً بتلایا گیا اور انسان کو وحی بتایا گیا - کیسا ہی پیارا رسول ہے جو ایسی مفید اور سہل الحصول علاج ہمین بتا گیا - و الحمد للہ رب العالمین

جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے -

حدیث - عن ابی امامة انّ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا فرغ عن طعامہ - قال الحمد للّٰہ الذی کفانا و اوانا غیر مکفی ولا مکفور - وقال مرّة لک - ربنا غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی ربنا -

ترجمہ - ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب فارغ ہوتے اپنے کھانا کھانے سے - تو فرماتے سب تعریفین اس اللہ کے لئے ہین جس نے کفائت کی اور ہم کو سیر کر دیا -

حکمت - جب انسان کھانا کھاتا ہے تو اس کے مزے مین اور شکم کی سیری مین اکثر اوقات خدا کو بھول جاتا ہے تو اگر آخر مین دعا مانگی جاوے تو وہ غفلت جاتی رہتی ہے اور انسان کو خیال ہوتا ہے - کہ یہ کھانا اور یہ مزے کی اشیا جس کو کھا کر مجھے ایسی فرحت معلوم ہوئی - اصل مین مجھے اس مالک حقیقی کے فضل سے ملی ہین تو دراصل حمد کے قابل وہی ہے جس نے ان کی توفیق دی - اگر اس کی مرضی نہ ہوتی - تو مجھے یہ مزے دار کھانے کبھی نصیب نہ ہوتے - اور جب یہ خیال انسان کو آتا ہے - تو بے اختیار دل و زبان سے یہ بات نکلتی ہے کہ سب تعریفین تو اسی کی ہین - جس نے ہمین کفائت کی اور ہمین سیر کیا - ورنہ یہ کھانا خود کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے - دراصل اس معبود حقیقی کا ہی فضل ہے (۲) اور دوسرے یہ حکمت ہے - کہ جب کھانا کھا کر انسان شکر کرے - تو وعدہ آلہی لئن شکرتم لازیدنکم کے مطابق اس کے رزق مین ترقی ہوتی ہے اور شکر بمنزلہ دعا کے ہو جاتا ہے (۳) تیسرے یہ کہ شکر کر کے انسان ایک دعا مانگتا ہے - کہ اب ہضم کرنا تیرا ہی کام ہے کھانا تو اپنا مزا دے گیا -

جب خادم کھانا لاوے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے

حدیث - عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - قال اذا اتیٰ احدکم خادمہ بطعام فان لم یجلسہ معہ فلینا ولہ اکلة او اکلتین او لقمة او لقمتین فانہ ولی حرہ وعلاجہ

ترجمہ - ابی ہریرہ رضی سے روائت ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ جب کھانا لاوے - تم مین سے کسی شخص کے پاس اس کا خادم - اگر اس کو اپنے ساتھ نہ کھلاوے - تو ایک دو نوالے یا لقمے ہی اسے دیدے -

حکمت - اس قول مین بہت ساری حکمتین ہین - جن مین سے چند بیان کرتا ہون - دنیا کی اشیا آخرت کی اشیاء کا نمونہ ہین مثلاً دوزخ کی آگ کا نمونہ یہان دنیا مین بھی آگ موجود ہے - غرض اسی طرح تمام اشیا ظل ہین آخرت کی اشیاء کا - اور باورچی جب کھانا پکاتا ہے - تو اسے ایک قسم کی دوزخ کی آگ سے واسطہ پڑتا ہے اور نبی چونکہ رحم دل ہوتے ہین اس لئے دوزخ کی آگ کا خیال کر کے اس سے بچنے کے لئے اور خدا کے شکریہ کے طور پر اس کھانے مین سے جو اس آگ سے جو دوزخ کی آگ کا ظل ہے - پکا ہوا ہوتا ہے - نوکر کو دینے کا حکم کرتے ہین (۲) دوسری حکمت یہ ہے کہ اگر نوکر کو اپنے کھانے مین سے دیا کرے گا تو نوکر کو چوری کی عادت نہین رہے گی کیونکہ اپنے کھانے کے لئے ہی نوکر چوری کرتے ہین - لیکن جب مالک خود دیگا - تو چوری کی عادت جاتی رہے گی - اور ایک نفس کو گناہ سے نجات ہوگی - (۳) اس عادت سے سخاوت کی عادت ترقی کرتی ہے اور احسان ماننے کا مادہ پیدا ہوتا ہے (۴) چہارم - یہ فائدہ بھی پہونچ سکتا ہے - کہ اگر خادم کو جو کھانا پکایا کرتا ہے تھوڑا سا کھانے مین سے دیدیا جاوے تو وہ نوکر اپنے مزے کے لئے کھانا عمدہ پکایا کریگا کیونکہ اسے خیال ہوگا کہ مین نے بھی اسی مین سے کھانا ہے پنجم - اکثر اوقات بادشاہون یا اور امیر لوگون کو مارنے کے لئے زہر دیا جاتا ہے تو ہمیشہ باورچی کی سازش سے دیا جاتا ہے اگر آدمی نوکر کو ساتھ بٹھلا کر کھلاوے یا اپنے سامنے اپنے کھانے مین کھلاوے تو ہرگز ممکن نہین کہ باورچی زہر دینے کی جرأت کر سکے اور جب باورچی یہ کام نہ کر سکیگا - تو اور کوئی طریقہ ممکن نہین تو اس طرح ایک آدمی بہت حفاظت مین ہو جاوے گا اور یہ نہائت عمدہ تدبیر ہے -

جس کھانے کا علم نہ ہو اس کے نہ کھانے کو بیان

حدیث - کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یاکل حتیٰ یسمی لہ فیعلم ماھو -

ترجمہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کوئی شے نہین کہاتے تہے یہان تک کہ اس کا نام لیا جاوے پس جب جانتے کہ وہ کیا شے ہے تب کہاتے -

حکمت - عرب مین چونکہ کوئی شریعت نہین تھی اس لئے حرام حلال مین کوئی تمیز نہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس مختلف بلاد کے لوگ جمع تھے اور ان کے کھانے بھی مختلف تہے اور آپ کے پاس روز نئے نئے کھانے آتے تہے اس لئے آپ نام پوچھ لیتے تہے تاکہ وہ حرام نہ ہون اور شریعت اسلام مین منع نہون اور غلطی سے بغیر نام پوچھے کہین حرام چیز کھائی نہ جاوے - دوم - بعض دفعہ ایک انسان بیمار ہوتا یا اس نے مسہل لیا ہوا ہوتا ہے یا اسے کسی چیز کا پرہیز ہوتا ہے تو اگر نام پوچھے بغیر کسی کی لائی ہوئی چیز کھالے تو بعض دفعہ سخت نقصان ہوتا ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ نامعلوم چیز کھانے سے سخت بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ کسی کو گرم چیز نقصان دیتی ہے کسی کو بادی چیز سے نقصان ہوتا ہے اور کسی کو سرد چیز مضر ہوتی ہے اور غلطی مین کھانے سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے

حدیث - عن ابی ھریرة رض قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم - طعام الاثنین کافی الثلاثة وطعام الثلاثة کافی الاربعة

ترجمہ - حضرت ابوہریرہ رض سے روائت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیون کا کھانا تین آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیون کا کھانا چار آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے -

حکمت - رسول اللہ کے پاس چارون طرف سے مسلمان دین سیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے اور باقاعدہ کوئی لنگر نہین تھا اس لئے آپ فرمایا کرتے تہے کہ دو آدمی اگر تیسرے مہمان کو بھی ساتھ ملا لیا کرین تو ثواب کا ثواب اور ضیافت کی ضیافت اور کوئی خرچ بھی نہ ہو جیسا کہ دو آدمیون کے لئے کھانا پکتا تہا وہی تیسرے کے لئے بھی کفائت کریگا اور اگر وہ تین ہون تو چوتھے کو بٹھائین اسی طرح پر اور بھی کم وقت پیش آئیگی اور مہمانون کے لئے الگ لنگر بنانے کی ضرورت نہ پڑیگی اور آپس مین ضیافت کی وجہ سے اخوة اسلامی ترقی کریگی اور باہر سے آنیوالے اصحاب کا سلسلہ بھی لگا رہیگا - غرض اس حدیث سے صحابہ کو بہت بڑے فوائد کی تحریص دی ایک تو ثواب دوسرے اس شخص کی محبت دل مین پیدا ہو جاتی جس کی دعوت کی تیسرے باہر سے دین سیکھنے کے لئے آنیوالے اصحاب کی خدمت اور اس طرح پر تبلیغ - چوتھے کفائت شعاری کی عادت اور سخاوت کی عادت - پنجم - بہت کہانے اور صرف کہانے پینے سے روکنے کے لئے بھی ایک عمدہ تدبیر ہے کیونکہ مہمان کے سامنے انسان کم کہاتا ہے ششم - باقاعدہ لنگر بنا کر رسول خدا پر جو خرچ پڑتا تہا اس طرح پر مہمانون کی خدمت کرنے سے خرچ کی رسول خدا سے سبکدوشی ہوگی -

راقم "سیدہ" قادیان

اخبار بدر
توجہ فرماویں
ضروری

مجھے بہت ہی افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ بہت ہی کم ناظرین بدر نے میری متواتر گذارش پر جو خریداران بدر کے بڑھانے کے متعلق تھی۔ توجہ فرمائی ہے کوئی مشکل یا ناممکن فرمائش نہیں کی گئی تھی۔ یہی عرض کیا گیا تھا۔ ہر خریدار بدر ایک اور خریدار بنا دے۔ لیکن تا ہنوز سوائے دو تین احباب کے خصوصیت کے ساتھ کسی نے توجہ نہیں کی۔ کیا مجھے اپنے بھائیوں سے ناامید ہو جانا چاہیئے۔

آپ کا نیاز مند صادق مینیجر بدر

Muhammad Sadiq

درخواست دعا سید ممتاز علی صاحب احمدی کنگن کا لڑکا بیمار ہے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۲) قاضی عبد اللہ صاحب۔ مسٹر عبد العلی صاحب۔ منشی محمد دین صاحب منشی نعمت اللہ صاحب گوہر کے لئے دعا کی جاوے کہ وہ اعزاز کے ساتھ اپنے اپنے امتحانوں میں کامیاب ہوں۔

عمدہ پان کی دوکان منشی ابراہیم صاحب کوہ منصوری سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کلکتہ میں عمدہ پان کی دوکان کون سی ہے۔ جو کوہ منصوری پر پان بھیج سکے۔

چٹھوں کی درستگی اخبار پر جو چٹھیاں لگتی ہیں ان پر خریداروں کے نام چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ پہلی ختم ہو چکی ہیں اور اب دوبارہ چھپنے لگی ہیں اس واسطے جن صاحب کو موجودہ مطبوعہ پتے میں کوئی غلطی معلوم ہو وہ مطلع فرماویں۔ تاکہ درستگی کی جائے۔

شیخ غلام احمد صاحب واعظ آجکل بہاولپور میں ہیں اور علاقہ ملتان کا دورہ ختم کر کے لائلپور سانگلہ سے دوبارہ ہوتے ہوئے انشاء اللہ ۲۲ مارچ تک قادیان پہنچیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت عطا فرماوے اور ہر جگہ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ حضرت کی طرف سے ان کو حکم گیا ہے کہ مڈھ رانجھا ضلع شاہ پور سے بھی ہو آویں۔

ضروری اطلاع حضرت اقدس مرحوم و مغفور کے زمانہ میں جب کہ اخباروں کا سلسلہ قریباً قریباً نیا جاری ہوا تھا تو بعض دوست۔ بدر۔ ریویو یا الحکم کی قیمت وغیرہ کے متعلق براہ راست حضرت کو خط لکھا کرتے تھے اور ہمیں بار بار اخباروں میں جلی نوٹس دینے پڑتے تھے۔ کہ حضور علیہ السلام کو ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ بڑی مشکل سے ایک زمانہ کی یہ مشکل حل ہوئی تھی۔ اب ویسا ہی نیا لطیفہ درپیش ہے۔ قادیان میں بعض احباب اپنے طور پر کچھ تجارت کرتے ہیں اور انہیں میں سے بعض رواجی اصطلاح کے مطابق اشتہاری طبیب بھی ہیں ایک یا کئی دوائیوں کے اشتہارات ان کی طرف سے چھپ چکے ہیں جیسا کہ میاں احمد نور صاحب سرمہ فروخت کرتے ہیں یا دفتر بدر میں ست سلاجیت فروخت ہوتی ہے۔ یا میاں عبد الرحمان صاحب کاغانی خود طبیب بھی ہیں۔ بعض مجربات کا اشتہار دیتے ہیں۔ ایسے اشتہاروں کو دیکھ کر بعض لوگوں کو غالباً غلطی لگتی ہے۔ کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے ہیں یا ان کا کوئی اس میں تعلق ہے اسواسطے وہ ان دوائوں کے متعلق حضرت کو خط لکھتے ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام کو ان تجارتی معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ فروخت کے واسطے نہ آپ دوائیں بناتے ہیں۔ نہ بنواتے ہیں اور نہ پاس رکھتے ہیں اور نہ آپ کی ڈاک میں آتے ہوئے کسی اس قسم کے خط کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ ایسے خطوط براہ راست مشتہرین کے نام لکھنے چاہئیں۔ پڑھنے والے مطلع رہیں اور دوسروں کو بھی باخبر کریں۔

ایک تجویز ہماری قوم کی بہت سی امیدیں قادیان کے ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ سے وابستہ ہیں یہ دکھانے کے لئے کہ اس کے طلباء دینیات میں خصوصیت کے ساتھ امتیازانہ رنگ میں ترقی کر رہے ہیں۔ ایک مضمون "اسلام" پر کسی طالب علم کا لکھا ہوا ہر جلسہ سالانہ میں پڑھا جانا چاہیئے۔ اولڈ بوائز کی ترقی دینیات تو ہم تشحیذ میں دیکھ سکتے ہیں۔ مگر موجودہ طلباء کے جوہر لیاقت دیکھنے کا حاضرین جلسہ کو کوئی موقعہ دینا چاہیئے۔ اور اس کے لئے سب سے بہتر طریق یہی ہے۔ کہ اسلام وغیرہ اہم دینی مسائل پر معتبر حضرات کی نگرانی میں مضمون لکھائے جاویں اور جس کا مضمون اعلیٰ ہو وہ جلسہ سالانہ میں پڑھا جاوے اور اس پر انعام دیا جاوے حمایت الاسلام میں بھی یہ طریقہ مروج ہے جو بہت مفید ہے

حضرت خواجہ صاحب جالندھر میں ایک دوست اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جناب خواجہ صاحب کا لیکچر جالندھر میں ۶ مارچ کو ہوا جس کے واسطے جناب نیاز محمد خان صاحب پلیڈر جناب قاضی محبوب عالم صاحب جناب امیر الدین احمد خان صاحب وکیل اور جناب شمس الدین صاحب داروغہ نے اشتہار دیکر پبلک کو مدعو کیا تھا مضمون الہام اور الہام دیدہ تھا۔ رؤساء و معززین شہر۔ احمدیان و دیگر مسلمانان آریہ۔ ہندو سب تشریف لائے۔ دو تین ہزار کا مجمع تھا۔ دلائل بینہ کے قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی۔ عام مسلمانوں کی رائے ہے کہ ایسا لیکچر جالندھر میں کبھی نہیں ہوا۔ ہم ان احباب کے مشکور ہیں جن کے اسمائے گرامی اوپر درج ہیں کہ انہوں نے جلسہ کے انتظام میں خاص حصہ لے کر پبلک کو فائدہ پہنچایا۔ بالخصوص خان امیر الدین خان وکیل نے اس کام میں بہت تکلیف اٹھائی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور سید محمد اشرف صاحب پر اپنی برکات نازل کرے جن کا وجود دراصل جالندھر میں ایسی نیک تحریکوں کا موجب ہو رہا ہے

رسید زر

مورخہ ۹ فروری ۱۹۱۱ء
میاں شمس الدین صاحب ۲۰۹۴ ع/
چودہری غلام احمد صاحب ۱۴۷۱ للعہ/
۱۰ فروری ۱۹۱۱ء
میاں محمد محسن صاحب ۔ عصہ/
میاں پھول محمد صاحب ۵۹۶ عہ/
۱۱ فروری ۱۹۱۱ء
میاں قادر خان صاحب ۸۳۸ ع/
میاں نظام الدین صاحب ۱۲۸۸ ع/
میاں نور الدین صاحب ۵۸۹ ع/
۱۲ فروری ۱۹۱۱ء
میاں نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ صہ/
ڈاکٹر رحمت اللہ عبد الواحد خان صاحب ۳۴۶ صہ/
میاں صدر الدین صاحب ۷۴۳ للعہ/
میرزا عزیز بیگ صاحب ۱۲۹۸ عہ/
میر جیون علی صاحب ۱۴۴۷ ع/

۱۳ فروری ۱۹۱۱ء
میاں محمد عبد اللہ صاحب ۴۱۹ [illegible]
۱۴ فروری ۱۹۱۱ء
منظور علی صاحب شاکر ۴۳۹ [illegible]
منشی عبد الرحیم صاحب ۲۴۶۰ [illegible]
میاں محمد اشرف بیگ ۸۶۳ للعہ/
میاں نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ ع/
عطاء اللہ خان صاحب ۱۶۰۲ للعہ/
میاں غلام رسول صاحب [illegible]
چوہدری کریم الدین صاحب [illegible]
میاں عبد الخالق صاحب ۲۴۶۱ [illegible]
۱۵ فروری ۱۹۱۱ء
امیر بشارت علی صاحب ۲۰۵۳ للعہ/
میاں سکندر خان صاحب [illegible] للعہ/
۱۶ فروری ۱۹۱۱ء
محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ للعہ/

اشتہار

کشتہ جریان نمبر اول قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ (عہ)
کشتہ نمبر دوم اکسیر " " دو روپے (عہ)
ھال کی مجرب دوائی گولیاں ضماد و عرق ایک ماہ قیمت (صہ)
بواسیر ریحی کی مجرب گولیاں ۲ تولہ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)
بواسیر خونی کی مجرب گولیاں - اکسیر سفوف تولہ قیمت دو روپے (عہ)
چوتھیا تپ انشاء اللہ دوسری باری نہ ہوگی ہفتہ کی خوراک عہ
کدو دانہ - ایک حلوہ جو اکسیر ہے تین خوراک سے بالکل کرم مر جاتے ہیں - قیمت عہ
باؤ گولہ یا اختناق الرحم کی اکسیر گولیاں ایک ماہ کی خوراک عہ
خارش کی مالش کے لئے مرہم عجیب ۱۰ تولہ عہ
سرمہ اول قسم لعل عنہ - قسم دوم صہ فی تولہ

المشتہر - عبد الرحمان کاغانی احمدی - شفاخانہ حکیم نور الدین صاحب - قادیان

اعلان

لنگی پشاوری و کلاہ، پٹی و کشمیری لوئی و عینک و مبل و کرسٹس جن بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ارکیشن پر مجھ سے طلب فرماویں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہیگا - قیمت پیشگی یا دی پی شرط ہے -

المشتہر - شیخ غلام نبی سیٹھی - احمدی بازار کلان - راولپنڈی

تجارت کا رازہ

(بیکاروں کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہووے کہ اب میں نے دیسی صابن قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ دیجی وجو نہ صرف دس منٹ میں سکھانے کا پورا ارادہ کرلیا ہے - یہ کام بیس پچیس روپے کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری بتائی کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے فیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے واپس دی جاویگی - جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہیں (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اردو میں بذریعہ دی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب چاہیں نقد روپیہ کل روانہ کریں وہ خرچ دی پی سے بچ سکتے ہیں - دی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا (۳) پتہ صاف ہو - جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے (۴) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو - کہ بغیر اجازت مینیجر یہ ترکیب اور کسی کو نہ بتائی جاوے گی - (۵) غریب احمدی کو فیس میں ۸ر کی رعایت ہوگی - (۶) اگر مصالح سب تیار ہو تو ایک دن میں خواہ ۵ من تیار کرلو ٭

المشتہر - غلام محی الدین - مینیجر احمدی ڈموضع جھنڈوالی -
(سب آفس کھوڑیانوالی تحصیل و ضلع لائلپور)

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرے اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے اور اصلی میرا جس کو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی میرا ہونے کی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا ہے - حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ:-

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

اس شہادت کے بعد مجھے کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے - تاہم آپ کے علاوہ اور معزز لوگوں نے بھی استعمال کرکے اس کے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے - منجملہ ان کے مفتی فضل الرحمن صاحب اڈیٹر طبیب حاذق - حکیم مولوی قطب الدین صاحب حکیم محمد زمان صاحب وغیرہ بہت سے لوگ ہیں سب سے بہتر تصدیق ذاتی تجربہ ہے - آپ تجربہ کرکے دیکھیں - یہ سرمہ - دھند - جالا پھولا - پڑوال - سبل - رتد - سرخی - ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول عار قسم دوم عہ - قسم سوم عہ - اصلی میرا قسم اول عنہ قسم دوم سے -

المشتہر - احمد نور کابلی احمدی مہاجر از قادیان

ایک تسلی بخش ذریعہ

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہاں اعلیٰ درجہ کی الماریوں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو وہاں ہوں اور نہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں سے کر سکتا ہوں - لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے بہت نیک وجہ سے اطلاع ہے - ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں وغیرہ کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو - تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے -

علاوہ ازیں میں اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے

جسمیں دیسی و انگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن طیار ہوتے ہیں جو صاحبان صابن کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہوں وہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرکے فائدہ اٹھاویں -

المشتہر - حکیم محمد دین - دروازہ ولیہ سنگھ - گوجرانوالہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

پچیس برس سے سارے ہندوستان میں استعمال ہو رہی ہیں (۱) دما جیسے دورے اور چھاتا ہوا اس دوا کے ایک مرتبہ سے دبتا ہے (۲) نیار ہتے اس دوا کا استعمال کیا جاوے تو دما جڑھ سے جڑ جاتا ہے (۳) پرانے دما والے یا جن کا دما دم کے ساتھ ساتھی ہوگیا ہے وہ بھی اس دوا سے بہت صحت پاتے ہیں - قیمت ایک شیشی دما کی دوا ایک روپیہ چار آنے ڈاک محصول ایک سے تین شیشی تک ۵ر - ڈاکٹری میں طاقت دینے والی دوائیوں میں مشہور دوائیں فاسفورس اسکنیا اور ڈومیا ملاکر یہ گولیاں بنی ہیں - مغز - ریڑھ رگ - ماس اور خون کو طاقت دیتی ہے اس لئے ان کی کمزوری سے پیدا ہو معمولی کمزوری ہو لدل - ! - پھولنا ہاتھ پر کا - مقوی باہ کی گولیاں کانپنا - لقوہ وغیرہ ان گولیوں سے آرام ہوتا ہے - دو ہفتہ کی خوراک تین گولیوں کی شیشی قیمت ایک روپیہ - محصول ڈاک ایک سے چار شیشی ۵ر یہ ہر ایک اقسام کی مستورات کی دوا ہے - ہر طرح کا رحم کی بیماری درد گ حمل کی کمزوری - بیڑ دجانگ امراض مستورات کی دوائیں درد وغیرہ کو مٹا کر اس دوا کے استعمال سے رحم کی خرابی دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہو ایک دفعہ اس دوا کی بھی آزمائش کیجئے قیمت ایک شیشی عہ (۱۶ خوراک) ڈاک محصول ۶ر - ان دوائیوں کے مفصل حال معہ سرٹیفکٹوں کے پوری کتاب بلاقیمت ملتی ہے - منگا کر پڑھیئے

المشتہر - ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت (اسٹریٹ کلکتہ)

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے عملی اختلافات جو صد ہا سال چلے آتے تھے انکو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار رہنے ہے مامور خدا کے صحیح فتوؤں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے - حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں - قیمت ہر سہ حصہ عہ ملنے کا پتہ دفتر اخبار بدر قادیان

ست سلاجیت گلگتی

مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی و یبوست و اوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی - محصول ڈاک بذمہ خریدار

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ - ایڈیٹر بدر - قادیان گورداسپور

شہادت القرآن ۴ر - معیار الصادقین ۳ر - ظہور المسیح ۶ر - آئینہ صداقت ۲ر